

رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
تَرٰبِعٌ مِّمَّ مَجْمُوْعٍ

نارکاپتہ
الْفَضْل
قادیان

THE ALFAZ QADIAN

الْفَضْل

عالمی اخبار

پندرہ روزہ اخبار
نارکاپتہ قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین صاحب فیضیہ علیہ السلام کی ایدہ اللہ تعالیٰ پسنے والی ادارت میں جاری فرمایا۔

جلد ۱۵

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۵ء
یوم جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۵ء
مطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ جون جلسوں میں پیر دینے والوں کی تعداد

المستبشیر

لیکچراران جلسہ ہائے ۲۰ جون کے سلسلہ میں ۴ مارچ تک ۵۰۲ نام درج ہو چکے ہیں۔ ان میں سے احمدی ۴۲۷۔ دوسرے فرقوں کے مسلمان ۶۸ اور غیر مسلم ۷ ہیں۔ اس تعداد کی تفصیل یہ ہے۔

پنجاب کے اضلاع :- گورداسپور ۳۸۔ بیا لکوٹ ۳۵۔ جالندھر ۱۳۔ گرات ۲۵۔ سرگودھا ۱۹۔ امرتسر ۳۳۔ گوجرانوالہ ۲۰۔ شیخوپورہ ۱۱۔ جنینہ ۱۔ لدھیانہ ۶۔ ملتان ۶۔ فیروزپور ۱۳۔ انبالا ۱۔ منٹگری ۷۔ کانگرہ ۲۔ ہزارہ ۲۔ میانوالی ۱۔ ہوشیارپور ۱۹۔ حصار ۲۔ لائل پور ۱۱۔ پٹیالہ ۱۸۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۔ ٹکس ۶۔ کرنال ۱۰۔ ڈیرہ غازی خان ۵۔ راولپنڈی ۶۔ جھنگ ۲۔ مظفر گڑھ ۶۔

صوبہ دار تفصیل باقی صوبجات ہند :- صوبہ بنگال ۲۱۔ بہار اڑیسہ ۹۔ سرحد ۱۷۔ سندھ ۵۔ یوپی ۱۷۔ دہلی ۹۔ بمبئی ۲۔ حیدرآباد ۷۔ ممالک متوسط ۲۔

چونکہ بعض احباب نے اپنے پتوں میں ضلع اور صوبہ نہیں لکھا۔ اس لئے ان کے نام اس تفصیل میں شامل نہیں ہو سکے۔

حضرت فیضیہ علیہ السلام ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کوہ رماچ کی شام کو دل کی تکلیف کا دورہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے رات کو بھی تکلیف رہی آج کو کچھ افاتہ ہے۔ احباب درودوں سے حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ہم رماچ انبالہ اور لاہور کے سفر سے واپس آئے۔ اب سائنس کمیٹی سے ملنے اور بعض دیگر کاموں کے لئے گورداسپور اور لاہور جا رہے ہیں۔

سال ٹئون کمیٹی کے ممبر اور پریزیڈنٹ صاحب بہت کوشش اور سرگرمی سے قصبہ کی صفائی اور دیگر ضروریات کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد ہی قصبہ کی حالت میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگے گا۔

خاکساریوسف علی پرائیویٹ سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبر احمدیہ

قرآن کریم کا درس
 سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کے منشا کے مطابق جماعت احمدیہ سو گزہ ضلع گنگوہال میں قرآن کریم جاری ہو گیا ہے جس میں احباب شوق سے شامل ہوئے ہیں۔

عاجز سید مصباح الدین احمد خضریٰ سو گزہ ۲۰ جلد سالانہ سے دینی کورس قرآن شریف سید میں شروع کر دیا گیا ہے۔ درس کتب حضرت اقدس پیغمبرؐ ہوتا تھا۔ گزہ ہفتہ میں دو دفعہ کر دیا گیا ہے۔

فاکس رگل محلہ ازخو شہاب خدوہی چودھری محمد اسماعیل صاحب احمدی سیشن سہروردہ گنگوہال سے تدریس ہو کر کوٹ پور سیشن پر تشریف لائے ہیں۔ گزہ نواح کے احباب مطلع رہیں۔ انشاء اللہ جمعہ کی نماز یہاں ہو کر گئی۔

درخواست
 فقیر علی احمدی از سیشن کوٹ پور سیشن کے ۱۵ مارچ کو ایک سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہو گا۔ اور بہت سے

امیدوار بھی پیش ہوں گے۔ یہ میرا آخری موقع ہے۔ تمام احمدی برادران سے گزارش ہے۔ کہ میری کامیابی کے لئے درود سے دعا کریں۔ فاکس عبدالشکور زاجیر

۲۔ فاکس ایک مقدمہ میں لکھا ہوا ہے۔ استغوا ہے کہ ناظرین اخبار فاکس کے لئے درود سے دعا فرمائیں۔

شیر محمد احمدی۔ بلاچور
 ۳۔ فاکس رگل محلہ چوہدری چودھری غلام حیدر احمدی سخت بیمار ہے۔ تمام احباب درود سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا کرے۔

عاجز علی محمد احمدی خوجیا نوالی
 ۴۔ میرا بھائی محمد اسماعیل سخت بیمار ہے۔ احباب دعا صحت فرمائیں۔ شریف احمدی نوشہرہ چھاؤنی

اعلان نکاح
 عزیز محمد شفیع احمدی کی صاحبزادی مساتہ رسول بی بی کیساتھ ہر پانچویں روزیہ بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۱۵ء منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

فاکس حاجی محمد عبدالواحد سوداگر سکوا۔ ضلع میرپور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فاکس کے ہاں ولادت ۲۲ فروری کو ہو کا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں

کہ اللہ تعالیٰ مولود کو مجلس احمدی و خادمین بنائے
 فاکس محمد انعام اللہ احمدی دولت پور
 بھنگہ ۲۲ فروری ۱۹۱۵ء کو بھنگہ نمونہ فرشت ہو گئے۔
 مرحوم بہت مجلس احمدی تھے۔ احباب دعا کے معجزات فرمائیں تاکہ رحمت اللہ احمدی ہو گے

سیالکوٹ میں عیسائیوں کا ہتھیار اٹکار

(از نامہ نگار انصاف)

سیالکوٹ میں عیسائیوں نے مسلمانوں سے کھلم کھلا انکار کر دیا۔ ہم نے لیکچر دیں کاسلڈ مشورہ کر رکھا ہے۔ ہم نے اور عیسائیوں نے ہمارے کو ایک شتر کہ کانفرنس کی۔ پادری پال صاحب کا لیکچر ان کے بارے میں مضمون پائیس کی خوب پڑھا۔ اور مولوی اللہ تھاکر صاحب کا لیکچر قرآن پاک کی خوبیوں پر تھا۔ یا وجود آخر میں کے یہ شمار مخلوق آئی۔ دکھنوتہ ہال میں لیکچر ہوئے۔ میں وہ الفاظ نہیں پاتا جن میں اپنے رب کے اس نفضل کا اظہار کروں جو ہمارے شامل حال رہا نہ صرف عام پبلک نے ہمارے مضمون کو غالب قرار دیا بلکہ عیسائی مردوں اور عورتوں نے ازار کیا۔ کہ اسلام کا مضمون غالب رہا۔ اور ہم جماعت احمدیہ اور لیکچر صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ ہمیں ایسا مضمون سننے کا موقع ملا۔ پادری صاحب کو اس طریق پر بغیر دوسرے مذہب پر حملے کے اور مضامین کے لئے بھی دعوت دی گئی۔ مگر انہوں نے بھری مجلس میں انکار کر دیا۔ اور چلے گئے۔

احمدیہ گزٹ کے وی پی

جن انجمنوں نے تا حال جلد دوم کا ایک ایک روپیہ چندہ گزٹ نہیں کیا۔ اب آخر مجبور ہو کر ان کو ۹ مارچ کا گزٹ وی پی کیا جائیگا۔ امید ہے وصول فرما کر حساب بے باق کر دیں گے
 ہتتم طبع و اشاعت

نظر میں

یہ نہیں چاہتا دنیا میں مرا نام رہے
 میں رہوں یا نہ رہوں پر مر اسلام ہے
 احمدی اٹھ کر نہ تو مورد الزام رہے
 گو نجات چاروں طرف تیرا ہی پیغام رہے
 حقیقت ہے تو بھی اگر طالب آرام رہے
 تو تو ہر وقت ہی باندھے ہوئے احرام رہے
 بن وہ سورج کہ چمکتا ہی سہرا نام سے
 کوئی کو نہ بھی نہ چھوڑا ایسا جہاں شام ہے
 نور سے اپنے تو عالم کو منور کر دے
 نور بھی نور دہ تیرا ہے جو عام رہے
 ہو تو اک تیرے ہی جلوے کی ضیا ہو ہر سو
 کوئی ہو کا فرد زمین دار تر آرام رہے
 تو نہ ٹھہرے کہیں بڑھتا ہی چلا جائے پوئی
 ساری دنیا بھی اگر روک ہے تمام سے
 دل دلائل سے ہی تسخیر ہو کرے ہیں!
 ہاتھ میں تیرے ہی ایک ہی مصمصام ہے
 تو رہے مہبط انصاف الہی بن کر
 تیرا ہر فرد جو ہو حامل انعام سے
 تیرے میخانے کا عالم ہو زمانے سے الگ
 مست میخوار رہیں رخص کناں جام ہے
 تو وہ مثال اپنی دکھا دے کہ زمانہ بھریں
 تیری ہیبت سے عدولرزہ براندام سے
 تو جو اسلام پر مرنے کا تہیہ کرے
 پھر یہ ممکن ہے کہ کوشش تری ناکام ہے
 غیر سے تجھ کو اپنے کی نہ ذرعت ہو بھی
 اپنے ہی کام سے ہر وقت تجھے کام سے
 خادم آل محمد ہے تو کچھ نہ کر
 جسکو دعویٰ ہو غلامی کا وہ بدنام ہے؟
 آج منظور جو بیکس، تو پرواہی نہیں
 کیا کسی کے ہیں سدا ایک سے پیام ہے
 منظور احمد از سلانوالی

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۵ء

مولوی محمد علی صاحب اظہار میں

مستروں کے فتنے کی آڑ لے کر ایک عرصہ سے پیغام صلح میں جو غلامت اچھالی جا رہی ہے۔ اور جو رو بہ پیغام صلح کا اس فتنے میں اب تک چلا آتا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اس وقت تک تو مولوی محمد علی صاحب خاموش چلے آتے تھے۔ مگر پیغام صلح ۲۹ فروری کے ایک نوٹ میں جو مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا اس غلامت کی بدولت مولوی صاحب موصوف تک بھی پوری گنتی ہے۔ جبکہ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرگذاشت نہ کرنے کے بعد ۱۵ فروری کے پیغام صلح نے مولوی شاد اللہ صاحب کے اخبار المہریت سے ایک مضمون منظر اول پر نقل کیا۔ مگر اس نے بھی مولوی صاحب کی طبیعت پر صرف اس قدر اثر کیا کہ انہوں نے اتنا لکھ دیا۔

”میں نے اسے بہت افسوس سے پڑھا ہے۔ اور یہ کہ مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کے مضامین کا اس میں عادی نہ ہو۔ اگر جناب مولوی صاحب پہلے کی طرح اب بھی خاموش ہی رہتے۔ تو ہمیں اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ پیغام صلح اور اس سے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے ہمارے متعلق جو کچھ ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اس کے سوا ان سے نہ کسی سلوک کی کبھی توقع ہوتی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ مگر اب یہ ضرور عرض کریں گے۔ کہ اتنا عرصہ خاموش رہنے اور پیغام صلح کو شرارت کا پورا پورا موقع دینے کے بعد انہوں نے جو اعلان کیا ہے۔ وہ بھی اس بات کا مظہر ہے۔ کہ یہ محض دفع الوقتی کے لئے کیا گیا ہے۔

جب سے ذاتیات کے خلاف نہ لکھنے کا اقرار ہوا ہے۔ ہم نے نہایت سختی کے ساتھ اس کی پابندی کی ہے۔ اور فریق ثانی کی طرف سے سخت سے سخت اشتعال کے موقع پر بھی رشتہ تحمل کو ماتہ سے نہیں دیا۔ بلکہ کئی مواقع پر غیر مبایعین سے نہ صرف ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ اخباری رنگ میں جس قدر امداد دی جاسکتی تھی۔ اس سے بھی دریغ نہیں کیا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پیغام صلح نے اس معاہدہ

ہندوؤں کی تبلیغی کوششیں

ایک طرف بعض مسلمان جو مولانا کہلاتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے متعلق کوئی جلسہ کرنا یا تبلیغ اسلام نہ کرنا بیجا گناہ سمجھتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ کر رہے ہیں۔ کہ جب تک ہندوؤں سے مل کر انگریزوں کو ہندوستان سے نہ نکال دیا جائے۔ اس وقت تک اسلام کی تبلیغ کرنا جائز نہیں۔ لیکن دوسری طرف ہندو لیڈر میں جو ہر رنگ اور ہر طریق سے اپنے مہربان کو کرتی دیکھتے ہیں۔ اپنی تعداد میں اضافہ کرنے اور اپنے آپ کو محفوظ و طاقتور بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ چند ہی دن ہوئے۔

میرٹھ میں ”اچھوت اقوام“ کی ایک کانفرنس ہندوؤں کے زیر انتظام منعقد کی گئی جس کی صدارت کے ذوالفقار اللہ صاحب صاحب نے ادا کئے۔ اس کانفرنس میں اور بھی کئی ایک شہر آریوں نے حصہ لیا۔ اور اچھوتوں سے اپنی ہمدردی اور ان کے لئے اصلاح کی کوشش کرنے کا اقرار کیا۔

اسی دن یعنی ۲۰ فروری کو دہلی میں آریوں نے جلسہ منعقد کیا جس کی صدارت سر سنکر نارمہر کونسل آف سٹیٹ نے کی۔ اس جلسہ میں مئیر ڈین شہر کے علاوہ ہندو صاحب شاہ پور رائے صاحب ہر بلاس شارد ایم۔ ایل۔ اور دیگر کئی شخصیات بھی شامل ہوئے۔ سر پری سنگھ گور۔ ایم۔ ایل۔ اسے نے اپنی تقریر میں کہا۔

”میں آج دن کے کی چوٹ ہندوؤں کو تباہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج تمہارے سر پر ایک بلند برج کی مانند ہے۔ آریہ لیج نے اپنے کر تو یہ سے تباہ دیا ہے۔ کہ اچھوتوں کے درمیان اگر پہلے ایک ماتہ کا خالصہ تھا۔ تو اب آریہ ماتہ کا یہ گہرا ہے۔ لیکن ہندوؤں! اب وقت آ گیا ہے۔ کہ کلمبہ کرن کی فینڈ چھوڑ کر آریہ سماج کے دوش بدوش ہو کر کام کرو۔

ہندوؤں کی طرف سے اس قسم کے جلسے اور کانفرنسیں ہی نہیں ہو رہی ہیں۔ بلکہ جمیلیٹیو اسمبلی میں لالہ لاجپت رائے اچھوتوں کی امداد کے لئے ایک کر ڈر روپیہ منظور کرنے کی تحریک کی۔ اگرچہ یہ تحریک منظور نہ ہوئی۔ لیکن کیا اس قسم کی باتوں سے ارنے اقوام پر یہ اثر نہیں پڑے گا۔ کہ ہندوؤں کی امداد کے لئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور وہ آئندہ بھی ہندوؤں کے ماتحتوں میں اسی طرح کٹھ تپتی بنے رہیں گے جس طرح اب تک بنے ہوئے ہیں۔

کی بہت کم پرواہ کی ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے کیا تھا شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ غیر مبایعین جو تک مولوی محمد علی صاحب کو واجب الطاعت امام نہیں سمجھتے۔ بلکہ صرف اپنی انجمن کا پرنسپل قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے اقرار پر عمل کرنا یا ہر موقع پر اسے نہ پر نظر کھنا ضروری نہ سمجھتے ہوں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کو خود تو اپنے اقرار کو مناسب وقت پر ہی چاہئے تھی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور نوٹ شائع کیا۔ اس میں بھی پیغام صلح کی اس فتنہ انگیزی کی مذمت نہیں کی۔ نہ اس کی افواہوں اور الزام تراشیوں سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ صرف ”المہریت“ سے مضمون نقل کرنے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اس وجہ سے ہم اپنے اس خیال میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہیں۔ جو بایں الفاظ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ خود مولوی محمد علی صاحب نے ان لوگوں کی باتوں کی تکذیب کی ہے۔“

جناب مولوی صاحب کا یہ چند سطرے اعلان اگرچہ بہت کچھ اظہار سے لکھا گیا ہے۔ تاہم اس سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے ”پیغام صلح“ میں ”المہریت“ کے مضمون کا شائع ہونا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

”پیغام صلح کی شان اس سے بلند ہونی چاہیے۔ کہ اس میں ایسے مضمون نقل کئے جائیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسے مضامین کی اشاعت یہ کہہ کر روک رہے ہیں۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کے مضامین کا اس میں اعادہ نہ ہو گا۔ پھر لکھنے اصحاب کو یہ نصیحت فرماتے ہوئے کہ ”ایسی باتوں میں پڑنے سے جن سے کوئی غرض حاصل نہیں ہوتی۔ حتیٰ الوسع پر سیر کریں یا یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ پیغام صلح کے اس مضمون کو نقل کرنے سے کوئی شرفیادہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ پھر اس کے ساتھ ہی یہ فرما کر کہ ”غرض کسی جماعت کو یا فرد کو ماہ راست پر لانا ہونی چاہیے۔ نہ کسی کی تدبیر“ یہ بتا رہے ہیں۔ کہ پیغام صلح نے یہ مضمون کسی کو ماہ راست پر لانے کے لئے نقل نہیں کیا۔ بلکہ تدبیر کے لئے شائع کیا۔ اگر ان حالات میں بھی جناب مولوی صاحب صرف اظہار افسوس ہی کر سکتے ہیں۔ تو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اپنے امام کے متعلق جذبات اور احساسات کا صحیح اندازہ لگانے میں سخت کوتاہی کی ہے۔ ہاں اگر جناب مولوی صاحب اظہار افسوس کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ تو ہم انہیں معذور خیال کر لیں گے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ گزارش بھی کریں گے۔ کہ انہیں غیر مبایعین کی طرف سے کسی قسم کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کی تکلیف بھی نہیں اٹھانی چاہیے۔“

کریں۔ دستگیری کریں۔

سائمن کمیشن اور ہندو

سائمن کمیشن کے ہندوستان آنے سے پیشتر ہی سے ہی مسلمان لیڈر اس کے بائیکاٹ کا وعدہ کر رہے تھے۔ اور اس کے آنے پر فوج کی سرگرمیاں اس حد تک ترقی کر گئیں۔ کہ ان لوگوں کو بھی جو اس بائیکاٹ کے توہانی ہیں۔ مگر اسے چند ضروری شرائط سے مشروط کرنا مناسب خیال کرتے تھے۔ اتحاد سوز اور ملک کے مفاد کی مخالفت کرنے والے سمجھا جانے لگا۔ تھے کہ آپس میں خانہ جنگی کی بات آگئی۔ مگر ہندوؤں کی جو حالت ہے۔ وہ ہندو سمجھا کے بعد سے ظاہر ہے۔ یہ سمجھا ہندوؤں پر سب سے زیادہ زور و سوج رکھنے والی سمجھا ہے۔ ملاپ ہر مارچ میں پنجاب پونشل ہندو سمجھا کے اجلاس میں پاس شدہ جو ریزولوشن نابع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے:-

اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ کہ سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے سوال کا آل انڈیا ہندو سمجھا کی کارکن کمیٹی نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ صاحب صدر یہ فیصلہ دیتے ہیں۔ کہ اس سوال کے متعلق فی الحال کوئی فیصلہ نہ دیا جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہندوؤں کی سب سے بڑی ذمہ داریاں سنبھالنے والی کمیٹی کے بائیکاٹ کے متعلق فیصلہ ہی نہیں کیا۔ اور چند ایک لیڈر محض مسلمانوں کو لفظ دینے کے لئے ان کے ساتھ شامل ہیں۔ ورنہ وہ سب جانتے ہیں۔ کہ ہندو بحیثیت قوم اسی فیصلہ پر عمل کریں گے۔ ہندو سمجھا کی طرف سے صادر ہوگا۔ اور وقت آنے وہ بھی یہ کہہ کر ہندو سمجھا کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے رہو جائیں گے۔ کہ ہم سمجھا کے احکام کی خلاف ورزی نہیں سکتے۔ مسلمان سوچ لیں۔ اس وقت ان کی کیا حالت کی؟

مخلوط انتخاب سے ہندوؤں کی غرض

آریہ اخبار ملاپ (کیم مارچ) لکھتا ہے:-
 "یاد رہے۔ کہ ہندو نہ صرف ایسی اصلاحات نہیں چاہتے ہیں فرقہ دارانہ نہ ہو۔ بلکہ وہ تو ایسے سواراجیہ کو بھی لات چاہتے۔ جو فرقہ دارانہ نیابت کے ریتلے شیلے پر کھرا کیا گیا۔ سواراجیہ ہی نہیں وہ فرقہ دارانہ ہیئت کو بھی ٹھوکر لگا دے۔ اور خالص قوم پرستی کے دھندلے میں رہنا پسند کریں گے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے اندر

سیکھوں کا دھرم پرچار

آریہ اور ہندو اپنے مذہب کی اشاعت میں جس سرگرمی اور انہماک کا ثبوت دے رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ اب سیکھوں کو بھی دیکھئے۔ اخبار شیر پنجاب (۱۹ فروری) "اچھوت سدھار کا نظریہ" کے عنوان سے اپنی قوم کو مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اس وقت پنجپہ کے سامنے سب سے بڑا کام دھرم پرچار ہے۔ اچھوت سدھار میں کامیابی ہونے پر ہر پہلو میں ترقی کر سکتے ہیں۔ اور وہ تمام خوبیاں جو آج کل ہمارے پاس نہیں ہیں۔ خود ہر گئی ہیں۔ اس سے دور ہو سکتی ہیں۔ جس دھرم کے پیروؤں کی تعداد کم ہو۔ وہ دنیا میں کامیاب نہیں کہا جاسکتا۔ اس کی عزت کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ ہندوؤں مسلمانوں اور انگریزوں سے ہمیں حقوق طلب کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اور پائیکس میں کسی کا دست بگر نہ ہونا چاہتا اگر ہماری ہم مذہبوں کی تعداد اس عموماً کم نہ ہوتی۔"

حیرت ہے جب دنیا کی سب قومیں اپنی ذہنی بہتری اور برتری ہی اپنے مذہب کی اشاعت میں سمجھ رہی ہیں۔ تو ان مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے حکومت حاصل کر لو۔ پھر مذہب کی تبلیغ کرنا۔ یہ دراصل مسلمانوں کا اسلام سے غافل رکھنے اور انہیں دوسروں کی غلامی میں دینے کی چالیں ہیں۔ جو ذاتی اغراض اور فوائد کے لئے چلی جا رہی ہیں مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہئے۔ اور اپنا سب سے بڑا اور سب سے پہلا فرض تبلیغ اسلام سمجھنا چاہئے۔

پنجاب کونسل مسلم ارکان اعلان

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ۲۶ سربراہ اور اوسم ارکان نے جن میں ملک فیروز خان صاحب نون وزیر اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی ہیں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ "ملک کے بہترین مفاد اور مسلمانوں کے سیاسی وجود اور نشوونما کے لئے ناگزیر ہے۔ کہ آسلی اور کونسلوں میں جداگانہ حلقے بنائے انتخاب کے ذریعہ جداگانہ نیابت کے طریقہ کو برقرار رکھا جائے۔ نیز یہ بھی لکھا گیا کہ ہندوستان کی جانب سے مشترکہ مطالبات پیش کرنے کے لئے اس کو امر مسلم سمجھنا چاہئے۔ کہ جداگانہ حلقہ انتخابات کے مسئلہ پر دوبارہ غور کرے جس مسلمانوں کی ملت کو اس بارہ میں منظوری حاصل کرنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ کہ مخلوط انتخاب میں مقررہ نشستوں کے ساتھ جداگانہ طریقہ انتخاب کو منسوخ کر دیا جائے۔ ہر مسلمان جس کے دل میں اپنی قوم کی کچھ بھی قدر و وقعت ہوگی۔ اور جسے مسلمانوں کے

حب الوطنی اور قومیت کا جذبہ اس قدر زوروں پر ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں کسی فرقہ بندی کو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ اور ملک میں ایسی قومیت کی روح ڈھینا چاہتے ہیں۔ جس میں ہندو مسلمان کا کوئی امتیاز باقی نہ رہے اور خالص قومیت نظر آئے۔ مگر متحدہ قومیت ہند کا یہی علمبردار اور فرقہ بندی سے اس قدر متنفر اور بیزار اخبارچی ہے۔ اپنی اشاعت میں یوں رقمطراز ہے:-

پیشتر کہ کوئی ریگھار پنجاب کو دی جائیں۔ ہندوؤں کے حقوق اور مسلمانوں کے حقوق برابر کر لئے جائیں۔ جو جو خاص رعایتیں مسلمانوں کو دی ہوئی ہیں۔ وہ سب کی سب ہٹا دی جائیں۔ ہندوؤں کو زمینیں خریدنے کا حق دے دیا جائے۔ ہندوؤں کو پولیس اور فوج میں اسی طرح بھرتی کیا جائے۔ جیسا کہ مسلمانوں کو کیا جاتا ہے۔"

ملاپ کی یہ دورنگی دائمی قابل حیرت ہے۔ کل تک آپہ اس بہشت کو بھی ٹھکر ادینے پر تیلے ہوئے تھے۔ جس میں فرقہ دارانہ سوال پیدا ہوتا ہو۔ اور قومی دوزخ کو اس پر توجہ دے رہے تھے۔ مگر آج محض پولیس اور فوج میں چند ملازمتیں حاصل کرنے کی خاطر خود ہی اس سوال کو پیدا کر رہے اور وہ تمام قومیت جس کے دعوے نہایت بلند آہنگی سے کل تک آپ کر رہے تھے۔ فراموش کر چکے ہیں اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ اگر ملاپ اور اس کے ہم قوم لوگوں میں جذبہ قومیت حقیقی طور پایا جاتا اور وہ سچے دل سے ہندوستان میں ایک خالص ہندوستانی قوم پیدا کرنے کے متمنی اور آرزو مند ہیں۔ تو کیا وہ یہ کہ اس خواہش اور آرزو کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نیت نیابت اور نمائندگی تک ہی محدود رکھا جاتا ہے۔ اور صرف کونسلوں کو اس فرقہ دارانہ دبا سے پاک وصاف کرنے کی جدوجہد کی جاتی ہے۔ لیکن ملازمتوں اور دیگر حقوق کے حصول میں اس اصول کو متروک کر دیا جاتا ہے۔ اور محض چند ایک معمولی ملازمتوں پر بھی جن کو ہندو کم مشاہرہ اور جان جوکھوں کا کام سمجھ کر چھوڑے بیٹھے ہیں مسلمانوں کا غلبہ گوارا نہیں کیا جاسکتا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کا مقصد مخلوط انتخاب کی ترویج سے ملک میں قومیت اور اتحاد کے سازگار فضا پیدا کرنا نہیں۔ بلکہ محض مسلمانوں کی پامالی مدنظر ہے۔ مسلمان راہنماؤں کو ان حالات سے سبق حاصل کر لیا جائے۔ اور اپنی قوم کے حقوق کی حفاظت کا بہترین انتظام سوچنا چاہئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ

منہ الباک کے ساتھ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ

فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف لوگوں نے اپنے اپنے افکار کے اظہار میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ بعض لوگوں نے محبت کی رو میں بہہ کر اور علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو بالکل انسانی تقاضوں اور انسانی اعمال سے مشابہ ہوتی ہیں۔ مولانا روم نے اپنی ثنوی میں تو

ایک قصہ

کے ہی طور پر ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک بزرگ نے ایک چرواہے کو دیکھا۔ کہ وہ جنگل میں بیٹھا ہوا بائیں کر رہا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ اے خدا اگر تو میرے پاس آئے۔ تو میں تجھے نہایت عمدہ اور لذیذ دودھ پلاؤں۔ تیری جوئیں نکالوں اور تیرے بال درست کروں۔ غرض جو اس چرواہے کے نزدیک عمدہ بکری یا پیارے بچے سے سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ خدا سے کرتا چاہتا تھا۔ مولانا روم نے لکھا ہے۔ اس بزرگ نے جب یہ باتیں سنیں۔ تو اس کو ڈانٹا۔ اور کہا یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس پر انہیں اہام ہوا کہ اسے ڈانٹنا نہیں چاہیے۔ اس کی یہی باتیں مجھے پیاری لگتی ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تک ایسی باتیں مذہب کا حصہ اور عقائد کی بنیاد نہیں بن جائیں ایک

عاشقانہ جذبہ کی لے

ہوتی ہیں۔ اس لئے پیاری لگتی ہیں۔ لیکن جب یہ مذہب میں داخل ہو جائیں۔ اور عقائد کی بنیاد بن جائیں۔ تو یہی باتیں شرک اور کفر بن جاتی۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ جیسے حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص ایک موقع پر بے اختیار ہو گیا۔ اس کو خدا تعالیٰ کا احسان یاد آیا۔ اس جو ش محبت میں اس کے منہ سے نکل گیا۔ کہ اے خدا۔ تو میرا بندہ اور میں تیرا خدا ہوں۔ گویا جو ش محبت میں اللہ بات اس کے منہ سے نکل گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس کی یہ بات بھی پسند آگئی۔ لیکن اگر کوئی جان بوجہ کر ایسی بات کہے۔ یا اسے اپنا عقیدہ بنانے تو یہ کفر ہوگا۔ تو جو ش محبت میں ایک جاہل یا جو ش محبت کے وقت کی جہالت میں ایک عالم بھی

جاہلانہ فقرہ

کہہ دیتا ہے۔ مگر اپنی نیت۔ اور وقت اور موقع کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے۔ ہاں عقیدہ کے لحاظ سے ایسی بات جائز نہیں ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے۔

دہی نقشہ جو مولانا روم نے کمینچا ہے۔

ہندوؤں کا عقیدہ

ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ جب پریشور سوتا ہے تو کبھی اس کے پاؤں دباتی ہے ایسا ہی جیسے چرواہے نے عشق میں کہا تھا۔ کسی نے اپنے عشق میں یہ بات کہی۔ جو بعد میں عقیدہ بن گئی۔ یا کسی نے رو یا دیکھی۔ اور رو یا کی تعبیر ہوتی ہے۔ مگر لوگوں نے اسے ظاہر پر محمول کر لیا۔

پس ایک لے لوگ ایسے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے متعلق ایسے خیال اور ایسے عقائد رکھتے ہیں۔ جو اس کو بالکل انسان ثابت کرتے ہیں۔ یعنی ان کے عقیدہ کے روتے وہ کھاتا پیتا اور پنتا ہے۔ گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہوتا ہے۔ شراب کے تحفے اسے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ روٹھتا ہے۔ ناراض ہوتا ہے۔ بگڑتا ہے۔ ایک دوسرے کو لڑاتا ہے۔ ان باتوں کو عقائد کا جو بنالیا گیا ہے۔ اب یہ باتیں۔ عاشقانہ ترنگ اور دالہانہ لے نہیں رہیں۔ جو عقل کے ماتحت تو گناہ ہوتی ہیں۔ مگر

عشق کی لہر

کے جنون میں محبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ ایسی بات کو غلطی کہا جاسکتا ہے۔ مگر نہایت پیاری غلطی۔ اسے ٹھوکر کہا جاسکتا ہے۔ مگر نہایت ہی محبت آمیز ٹھوکر۔ لیکن ان کو جو مذہب سمجھ لیا گیا ہے۔ اور ان پر عقائد کی

بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اس لئے کفر بن گئی ہیں۔ اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسے عقائد بنا لئے ہیں۔ کہ ان کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی ہستی بالکل ایک

فلسفیانہ خیال

رہ جانا ہے اور وہ تمام صفات سے عاری ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ علم متعلق کہتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اور پھر حیم بھی ہے۔ وہ بندے کی حالت کو خود دیکھ رہا ہے۔ تو خود ہی رحم کرے گا۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم اس سے دعا میں کریں۔ اور التجا میں کریں۔ ایک شخص مر رہا ہے۔ تو کیا اس کو محض اس لئے مرنے دیا گیا۔

کہ وہ اس سے دعا نہیں کرتا۔ کیا دعا کے بغیر وہ اپنے بندے کی خبر گیری نہیں کر لگا۔ اگر کر لگا۔ تو اس کے سامنے عجز و انکسار کے اظہار کی اور دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے بے شک اگر خدا کو فلسفیانہ خیال کے مطابق سمجھا جائے تو پھر میں ان لوگوں کے خیال کی تردید نہیں کروں گا۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ معاملہ کس سے کرتا ہے۔ ہاں ملک میں

ایک مثل

ہے۔ اسے میں خدا تعالیٰ کی ذات چرچیاں تو نہیں کر سکتا۔ مگر اس سے ایک لطیف سبق حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور ایسا سبق حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق بصیرت بخشتا ہے۔ اور اس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ مثل یہ ہے۔ کہ عقلمند سے عقلمند بھی تین جگہ پاگل ہو جاتا ہے۔ (۱) بیوی سے محبت کرنے وقت۔ (۲) بچے سے پیار کرتے وقت اور (۳) شیشے کے سامنے۔ دہی عقلمند جو نہایت باریک اور

علمی غلطیاں

لوگوں کی نکالتا ہے۔ علم ادب کی ادنیٰ سے ادنیٰ غلطیوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر۔ ادیب یا خطیب کے کلام اور شعر کو یا کسی مصنف کی تصنیف کو دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کتاب میں کوئی غلطی ہو۔ تو اسے بند کر کے رکھ دیتا ہے۔ کہ اسے پڑھ نہیں سکتا۔ اگر شعر غلط ہو۔ تو اسے سن نہیں سکتا اگر خطبہ فصیح نہ ہو۔ اسے سنتے ہوئے اکتا جاتا ہے لیکن بچے سے گفتگو کرتے وقت وہ کہتا ہے۔ یہ چیز نیلی ہے۔ یہ نیلی ہے۔ یعنی وہ بچے کی نیلی اور میلی کی نقل کرتا ہے یہاں اس کی حالت بدل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے اس وقت وہ ادب کی مجلس میں نہیں بیٹھا ہوا۔ بلکہ بچے سے

باتیں کر رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ بچہ کا دل رکھنے کے لئے اسی کی سی باتیں کرے۔ اس وقت وہ یہ نہیں کرتا کہ اسی

فلسفیانہ کرسی

پر بیٹھا رہے۔ جس پر وہ دن بھر بیٹھا رہتا ہے۔ بلکہ اس سے نیچے اتر آتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نیچے اتر کر اسی سطح پر نہ آجائے۔ جس پر بچہ ہے۔ تو بچہ اس کے پاس کبھی نہ آئیگا۔ اور اس سے کبھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ وہ بچہ کیلئے نیچے کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تاکہ اس کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنی شان کے مطابق اور انسانی جذبات کے مطابق جس سے اس کی صفات پر حرت نہیں آتا۔ اپنے مقام سے نیچے نازل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ

سب کا خدا

ہے۔ وہ صرف عقلمندوں اور فلسفیوں کا ہی خدا نہیں بلکہ اور جاہلوں اور کم عقلوں کا بھی خدا ہے۔ اس لئے وہ سب کی حالت مد نظر رکھتا ہے۔ اور انسانی فطرت کبھی ناز چاہتی ہے۔ اور کبھی نیاز اس لئے خدا تعالیٰ بھی کبھی

ناز کی چادر

اڑو وہ لیتا ہے۔ تاکہ بندہ اسے سمجھ سکے۔ وہی خدا جو علیم و خبیر ہے۔ اور انسان کی حاجات کو خوب جانتا ہے۔ وہ جس نے رحمن درحیم ہو کر پیدا ہونے سے بھی پہلے انسانوں کے لئے ضروریات رکھیں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ بندہ اسے التجا کرے۔ اور وہ اس کی التجا قبول کرے۔ تاکہ اس کے اندر وہ جلن اور فلتش پیدا ہو۔ جس کے بغیر عشق مکمل نہیں ہو سکتا۔

جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ خدا جب دیکھتا ہے۔ تو خود میری ضروریات پوری کریگا۔ اس سے ناز تو ظاہر ہے مگر اس طرح محبت کے جذبات نہیں پیدا ہوتے۔ یہ اسی طرح پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جب مانگوں تو دیگا۔ پکاروں تو بولے گا۔ پس وہ لگاؤ۔ اور وہ جلن جو عشق پیدا کرتا ہے۔ یا جو عشق سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ

فلسفیانہ جذبات اور خیالات

سے نہیں پیدا ہوتی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کے ایک دروازے کو آہ و آزی اور عجز و انکساری کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ پر دوسرے نہیں آتے۔ نہ اس کو ہمینوں یا دونوں سے کوئی تعلق ہے۔ کیونکہ یہ تو سورج سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو ایک ادنیٰ چیز ہے۔

اور وہ سورج کا خالق ہے۔ اس کی پیدائش سے جو نہیں پیدا ہوں۔ ان سے خدا کو کیا تعلق ہو سکتا ہے جس طرح پانی کنوئیں سے نکلتا ہے۔ اور ایک زمیندار کھیت کو سیراب کرنے کے لئے ہاتھ میں کھڑیا جیسے لمبا کھتے ہیں۔ لئے اس کو صحیح طور پر چلانا ہے۔ اب کنوئیں کو ریمے سے کیا تعلق ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کنواں ریمے کا محتاج ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا دنوں یا ہینوں یا سالوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اس کے انضام کسی دن یا ہینہ سے وابستہ نہیں۔ مگر وہ انسان جس سے خدا تعالیٰ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہینوں سے وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ تو رات دن جاگتا۔ اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے لیکن بندہ تو سوتا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ خدا کے لئے دن اور رات کی ساری گھڑیاں ایک ہی جیسی ہیں۔ مگر انسان کے لئے نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ بندہ کی دعائیں سننے کے لئے میں

رات کی آخری گھڑیوں میں

نیچے اترتا ہوں۔ یعنی اس وقت دعائیں خاص طور پر قبول کرتا ہوں۔ یہ گھڑیاں گہری اور میٹھی نیند کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ جو انسان خدا تعالیٰ کے لئے انہیں قربان کرتا ہے۔ اس کی دعا خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ خدا کو رات کی آخری گھڑیوں سے تعلق ہے۔ بلکہ اس لئے کہ بندہ کو ان گھڑیوں سے تعلق ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے سب ہمیں برابر ہیں مگر بندے پرستی اور کسل کی حالت آتی ہے۔ اس لئے اس کی خاطر ایک ہینہ مخصوص کر دیا۔ اس لئے کہ بندہ ۱۲ ہینے خدا تعالیٰ کی طرف ایک سا متوجہ نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ نے اس ہینہ کو اس لئے نہیں چنا۔ کہ اسے رمضان کا ہینہ پیارا ہے۔ بلکہ اس لئے چنا ہے۔ کہ بندہ ایک ہینے کو مخصوص کئے بغیر خاص طور پر خدا کی طرف متوجہ نہ ہو سکتا تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے رمضان کو اس لئے نہیں چنا۔ کہ یہ ہینہ بابرکت تھا۔ بلکہ خدا نے انسانوں کو کمال تک پہنچانے کے لئے

اسے بابرکت بنایا۔ قرآن کو بھی رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ یہ ہینہ مبارک تھا۔ بلکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اس کمال تک پہنچ گئی۔ کہ قرآن شریف نازل ہو تو وہ رمضان کا ہینہ تھا۔ اس لئے اسے خدا تعالیٰ نے مبارک بنا دیا۔ تاکہ بندوں کو یاد دلائے۔ کہ اس ہینہ میں عجز و انکساری اور خدا تعالیٰ کے آگے اپنے آپ کو ڈال دینے سے بچنا

خاتم النبیین بن گئے۔ تو تم بھی کوشش کرو۔ اگر محمد رسول اللہ نہ بن سکو گے۔ تو کم از کم اس کے خادم تو بن جاؤ گے۔ پس یہ ہینہ ہمارے لئے

نشان

ہے۔ یہ بندوں کو موقع دیتا ہے۔ کہ خدا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں۔ اور جو کام ہمیشہ نہیں کر سکتے۔ کم از کم اس ہینہ میں کر لیں۔

ان حالات پر نظر ڈالتے ہوئے اور یہ کہ بندوں کے لحاظ سے تعلق رکھتے ہوئے یہ ہینہ بابرکت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے سب وقت یکساں ہیں۔ چونکہ بغیر وقت کی تعیین کے انسان سست ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہتے کہتے کہ بچہ کر لیں گے۔ وقت گزار دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس ہینہ کو چنا۔ تاکہ سست سے سست اور غافل سے غافل لوگوں کو بھی ہوشیار کرے۔ چونکہ یہ ہینہ جاہل اور گم گشتہ راہ ہدایت مخلوق کو خدا کی طرف کھینچ لانا ہے۔ اس لئے بابرکت ہے۔ پس ان برکات سے جو اس ہینہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور اس حکمت کے ماتحت جو میں نے بیان کی ہے۔ ہمیں اس سے بہتر سے بہتر فائدہ اٹھانا چاہیے۔ جو طبائع پہلے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ تھیں۔ ان کو اس طرح متوجہ ہونا چاہیے۔ کہ یہ رمضان کا ہینہ چلا جائے۔ مگر ان کے لئے نہ چلے۔ رمضان کی یہی خوبی ہے۔ کہ انسان اس ماہ میں خدا کے لئے رات کو اٹھتا ہے۔ اور دعائیں کرتا ہے۔ لیکن جو شخص ہمیشہ رات کو اٹھے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی طاقت اور قوت کے ماتحت عبادت کرے۔ اس کے لئے

رمضان کے گزر جانے کے بعد بھی رمضان ہی ہے۔ پس یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ اس رمضان کی وجہ سے ایسی توفیق مل جائے۔ کہ باقی گیارہ ہینے بھی رمضان ہی رہے۔

ہمارے دوستوں کو اس ماہ کے برکات سے فیضیاء ہونے کے لئے خصوصیت سے کوشش کرنی چاہیے۔ اور خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت سنتا ہے۔ مگر انسان کی ہمت بندھانے کیلئے خدا تعالیٰ اسے

خاص موقع

دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ معمولی کھیلوں اور کاموں میں بھی اگر یہ طریق نہ رکھا جائے۔ تو وہ نہ ہو سکیں۔ مثلاً ایم کا امتحان شانمندی کوئی پاس کرتا۔ اگر صرف یہی آخری امتحان رکھا جاتا۔ پس امتحانات کے درجے اس لئے رکھے گئے ہیں۔

مجلس مشائخ کے مسئلہ کیلئے نمائندت اعلان

(۱) تمام جماعتوں کے احمدیہ کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشائخ اورت کے لئے جلد ۱۵ نمائندت منتخب کر کے خاکسار کو ان کے نام دپتہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور وقت پر ان کو آسانی سے ٹکٹ دیا جاسکے جن جماعتوں کی طرف سے ۲۰ مارچ تک اطلاع نہیں پہنچے گی۔ ان کے سابقہ نمائندت ہی اس سال کے لئے بھی نمائندت سمجھے جائیں گے۔

(۲) جماعتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے نمائندوں کو سرٹیفکیٹ دے کر بھیجیں۔ کہ ان کو جماعت نے منتخب کر کے بحیثیت نمائندہ بھیجا ہے۔ جس کو وہ پیش کر کے دفتر ہڈاٹ ٹکٹ داخلہ حاصل کر سکیں گے۔ ورنہ داخلہ کے وقت دقت ہوگی۔

نماکساریوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان

یہ بھی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو۔ یہ منع ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا مانگے۔ اور صرف دوسروں کے لئے مانگے۔ اپنے لئے بھی مانگنی چاہیے۔ مگر جب دوسروں کے لئے مانگتا ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ جو شخص یہ کہے۔ کہ میں دوسروں کے لئے دعا مانگتا ہوں۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ اس میں کبر یا جاتا ہے۔ گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا۔ تو اپنے لئے بھی دعائیں مانگو۔ اور دوسروں کے لئے بھی۔ اس سے

اصلاح نفس

اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے۔ وہ دے تو کیا جب موقع ہوگا۔ ہم خود حتی الامکان اس کی مدد نہ کریں گے؟ ضرور کریں گے۔ ورنہ ہماری دعا جوابی ہوگی۔ اس طرح دعا کرنے سے

قومی نظام

مضبوط ہوتا ہے۔ پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے مصیبت زدوں کے لئے اور ان کے لئے بھی جو ابتلاؤں میں ہوں۔ خواہ وہ ابتلا روحانی ہوں۔ یا جسمانی واقفوں کے نام لے کر اور جو واقف نہ ہوں۔ ان کے لئے مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ تاہم ان کے لئے دعا کریں خطبہ ثانی کے بعد فرمایا۔ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی حکمت

ہوتی ہے۔ آج میری طبیعت ایسی خراب تھی۔ کہ نہ بھن جیتی جاتی تھی۔ اور غشی کی حالت ہو جاتی تھی۔ میں نے سمجھا جمعہ میں نہیں جاسکوں گا۔ مگر پھر خیال آیا۔ جا کر نماز پڑھوں خطبہ نہیں پڑھوں گا۔ مگر یہاں آ کر خطبہ پڑھنے کی تحریک ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے لئے توفیق دی۔ جس قدر میں نے خطبہ بیان کیا ہے۔ وہ عام خطبوں سے کم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کے

خاص تصرف

کے ماتحت ہے۔ اس لئے بھی جماعت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

رہنمائے حج

اس نام کی ایک ضخیم کتاب پنجابی نظم میں پنجابی کے مشہور شاعر مولوی حاجی محمد ولید صاحب بھیروی کی حافظہ محرابین۔ مالک کتب خانہ نورانیہ شہر حیدرآباد نے شائع کی ہے۔ کتاب بہت مفید اور دلچسپ ہے۔ پنجابی

تاکہ انسان کو جرات پیدا ہو۔ اور وہ سمجھے اب میں نے یہ امتحان پاس کر لیا ہے۔ اب یہ اور اس طرح ترقی کرتا جائے۔ اسی طرح چھوٹے بچے کو استاد دیکھتا ہے۔ کہ کسٹ ہو رہا ہے۔ تو کہتا ہے۔ بس ایک دفعہ سبق دہرا لو۔ تو یاد ہو جائے گا۔ اسی طرح رسمہ کھینچنے کے وقت جب لڑکے کسٹ لگتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ ذرا زور لگا لو۔ توجیت جائے گا اس سے ان کے دل مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب انسان کو معلوم ہو جائے۔ کہ اس کا مقصود اسے ملنے والا ہے۔ تو وہ اپنی

انتہائی قوت اور طاقت

خرچ کر دیتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی ہمت کی کمزوری کو دیکھ کر کہا۔ لو آج میں تمہاری دعائیں سننے کے لئے تیار گیا ہوں۔ تاکہ جو اپنی کم ہمتی کی وجہ سے اپنی دعائیں اسے سنائے نہیں جاتے۔ وہ بھی جائیں۔ تو یہ بندوں کے لحاظ سے باتیں

ہیں۔ چونکہ جس ہمتی نے انسان پیدا کیا۔ وہی جانتی ہے کہ انسان کس طرح ہدایت پاسکتا ہے۔ اس لئے اس نے یہ طریق رکھا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کامل ہے۔ ہمیشہ سے کامل ہے۔ اور ہمیشہ کامل رہیگا۔ وہ بابرکت ہے۔ ہمیشہ سے بابرکت ہے۔ اور ہمیشہ بابرکت رہیگا۔ مگر کوئی وجہ یہی۔ ہماری کمزوری ہماری سستی۔ ہماری کوتاہی کی وجہ سے ہی سہی بہر حال جب ہماری کمزوریوں نے اس کی برکات حاصل کرنے کا خاص موقع ہم پہنچایا ہے۔ تو ہم کیوں اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

پس ان ایام میں

خصوصیت سے دعائیں

کر دیکھ صرف اپنے نفس کو ہی مد نظر نہیں رکھنا چاہیے۔ بلکہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اسلام اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس وقت ایک جنگ میں ہیں۔ اور

جنگ کے موقع پر

شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے جس طرح جنگ کے موقع پر یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کسی کا اکلوتا بیٹا ہے۔ یا دس پانچ۔ بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے۔ اسی طرح آج

اسلام کی عظمت کا سوال

ہے۔ اور خصوصیت سے اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے۔

ایک طریق دعا کرنے کا

انتخاب نمندگان متعلق حضرت مسیح کی ہدایات!

(۱) احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو واقعہ میں نمائندہ کہلا سکیں۔ نمائندہ منتخب کرنے میں جماعتیں بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض جماعتوں میں سے ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کر کے بھیجا جاتا ہے۔ جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت فارغ کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشوروں میں کہی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو۔ اور اس کی رائے کو کوئی وقعت نہ دی جاتی ہو۔ محض اس لئے کہ ہمیں ادراک کام ہیں۔ اسے مجلس مشاورت کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ بس اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا۔ اور کسی دوسرے کو بھیجا دیتا ہے۔ ایسی لوگ نہیں جانتے۔ کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشورہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے۔ اس کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنی آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک قوم نے اس طرح نا قدری کی تھی۔ جس کی اسے ایسی سزا ملی۔ کہ پھر وہ اسے ہٹانہ سکی۔

جماعت اچھی کی خدمت اسلامی

اس عنوان کے ماتحت جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دلچسپ رپورٹ جو ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ صیغہ دعوت و تبلیغ کی طرف سے بک ڈپو تالیف و اشاعت نے شائع کی ہے یہ مختصر رپورٹ میں جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان شاندار اسلامی خدمات کا ذکر جملہ کیا گیا ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ماتحت ہندوستان اور ہندوستان کے علاوہ ممالک بیرونی میں سرانجام دی ہیں اور وہ حملے درج کئے گئے ہیں۔ جن میں اسلامی اخبارات کے علاوہ دیگر مذہب کے اخبارات نے بھی کھلے کھلے اور دفعہ الغنائیں ان خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ میرے نزدیک یہ رپورٹ ان غیر احمدی حضرات میں تبلیغ کے لئے بہت مدد دہکتی ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر صرف ہندوستان کے اندر محدود ہے۔ اور ہندوستان سے باہر اس کا کوئی شائبہ نہیں۔ یا بر خلاف اس کے جو یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے ہندوستان میں اپنی ناکامی محسوس کر کے ممالک بیرونی کی طرف توجہ کی ہے۔ جو بھی منصف مزاج انسان اس رپورٹ کو خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرے گا۔ اُسے یہ تسلیم کئے بغیر چاہے نہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر اور رعب ہندوستان اور ہندوستان سے باہر دیگر پورے زمین ممالک پر یکساں طاری ہو رہا ہے۔ پس میں احمدی احباب کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ اس رپورٹ کی کاپیاں حسب استطاعت فیجبر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے منگوا کر غیر احمدی احباب کو مطالعہ کے لئے ضرور دیں۔

تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ روپے مگر چونکہ اس کو بکثرت تقسیم کرنا چاہیے۔ اس لئے قیمت میں بک ڈپو سے خاص رعایت کر دانی گئی ہے۔ یعنی اب ایک روپیہ کے تین نسخے مل جائینگے۔ جو بہت بڑی رعایت ہے۔ فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دفتر محاسب کا اعلان

بادجو دیکہ میں اس سے پہلے بھی بار بار توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ احمدی احباب عموماً اور سکرٹری صاحبان جماعت ہائے شہر و صا اس امر کا خاص خیال رکھا کریں۔ کہ دفتر محاسب جہاں سلسلہ کے تمام احوال کا حساب جمع خرچ رہتا ہے۔ یہ الگ دفتر ہے۔ مادہ دفتر

ناظر صاحب بیت المال علیحدہ دفتر ہے۔ ہر ایک کو اپنا اپنا ریکارڈ اپنے اپنے طریق اور ضروریات کے ماتحت الگ الگ رکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب یہ خیال رکھیں کہ ایک ہی پرچہ پر ناظر صاحب بیت المال و محاسب کو مخاطب نہ کیا کریں۔ بلکہ محاسب کو جو تفصیل روپیہ کی ضرورت ہے۔ وہ الگ پرچہ پر جو۔ اور جو کچھ ناظر صاحب بیت المال کو لکھنا ہو۔ وہ علیحدہ لکھا کریں۔ تاکہ ہر دو دفاتر کو ریکارڈ رکھنے میں وقت نہ ہو۔

نیز اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کہ منی آرڈر یا بیمہ یا چیک یا پوسٹل آرڈر کسی معترف نام پر نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ صرف بہ حیثیت عمدہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر تاکہ ڈاک یا بینک والوں کو جو قانونی روکاؤں میں تقسیم میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نہ رہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب آئندہ کے لئے ان ہر دو مسئلہ بالا معارضوں کو دور کرنے کا خاص خیال رکھ کر مشکور فرمائینگے۔

محمد شرف محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

میری والدہ صاحبہ کا انتقال

الجنة تحت اقدام امہات کی یہ ایک حدیث ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جھوٹے سے جملے میں نہایت وسیع اور سبقتی امور مضمون رکھ رکھ رکھے ہیں۔ جہاں اس میں یہ سمجھا ہے۔ کہ بچے کے لئے ماں جنت کی طرح آرام دہ ہے۔ وہاں یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ انسان کو ماں کی خدمت و فرمانبرداری میں جنت مل سکتی ہے۔ واقعی ماں ایک رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا مظہر ہے۔ اور ایک ایسی نعمت ہے جس کا بدل نہیں۔ افسوس کہ میری ماں رحمت بی بی صاحبہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۷ء قریباً ۸۸ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے مولا سے جا ملیں۔ ان اللہ دانا الیہ لاجعون۔ فطرتی طور پر مجھے اس کا بہت صدمہ جناب والدہ صاحبہ کو سلسلے میں کئی نمایاں حیثیت نہ رکھتی تھیں۔ مگر ان عورتوں میں سے تھیں۔ جو دین کے لئے ہر مشکل کو بخوشی برداشت کرتی ہیں۔ اور اپنی جان و مال احمدیت پر قربان کر دینا خوش قسمتی خیال کرتی ہیں۔

میں بھی پانچ ہی سال کا تھا۔ کہ میرے والد صاحب فوت پا گئے۔ اس کس سہری کی حالت میں والدہ مجھے اور میرے چھوٹے بھائی عبدالرشید کو اپنے والدین کے ہاں لے آئیں اور بہت ہی مشکلات میں سے گزر کر ہماری پرورش کی۔ میری والدہ قمر شہی کے ایک نثر لکھنے والے تھیں۔ ان کے والد قریباً ایک سو سال کی عمر میں بقیہ حیات اپنے تک زندہ رہے۔ جو ایک پر صاحبہ تھیں۔ احمدی غریبوں کے غلیظ

ہیں۔ میں اٹھارہ سال کی عمر میں تھا۔ کہ احمدی ہوا۔ میرا نام احمدی کو یہ سخت ناگوار گذرا۔ اس لئے مجھے دکھ دینے شروع کئے۔ یہی حالت میں والدہ صاحبہ نے ہر دکھ میں میرا ساتھ دیا۔ اور اپنے والد یا کسی اور رشتہ دار کے کہنے پر مجھ سے احمدیت کی وجہ سے کبھی ناراضی نہ ہوئیں۔ بلکہ میری حرکات و سکنات کو پسندیدہ دیکھا ہوں سے دیکھتی رہیں۔ ۱۹۱۷ء میں جب میں قادیان مائی سکول میں ملازم ہوا۔ تو باوجود اقربا کے روکنے کے والدہ میرے ساتھ قادیان آکر رہنے لگیں۔ قادیان میں آکر والدہ صاحبہ نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر آنے جانے سے ہی احمدیت قبول کر لی۔ اس کے بعد مجھے والدہ صاحبہ نے قادیان کی ہجرت کا شوق دلایا۔ اور زور دے کر مکان بنوایا۔ انہوں نے مسجد لندن۔ مسجد برلن اور دیگر تحریکات میں بہت خوشی سے چندے دئے۔ اگرچہ اپنے زلیوہ برتن۔ جہر کے چلنے کی وصیت کر رکھی تھی۔ مگر پھر بھی اپنا بقایا مال اشاعت اسلام کے لئے دیتی رہیں۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کچھ نہ رہا۔

افسوس کہ میں اپنی مادر مرہبان کی آخری گھڑیوں میں ان کے پاس نہ تھا۔ حضرت اقدس کی طبیعت علیل ہونے کے سبب جنازہ مولوی مراد شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں چند دن کے بعد میری خواہش پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے دوبارہ جنازہ غائب پڑھا۔ میں اپنے تمام احمدی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے اس اوتے غلام کی خواہش کو کمال مرہبانی سے پورا کیا آپ بھی جنازہ غائب پڑھ کر عبد اللہ صاحب ہوں۔ اور جو دوست میرے نام سے واقف ہیں۔ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔

جدید احمدیہ کارخانہ مشین سویاں

قادیان میں ایک جدید احمدیہ کارخانہ مشین سویاں کا کھلا ہے بعض لوگ اس کارخانہ کو بھی ستری فضل کریم کا کارخانہ سمجھ کر ان سے مشینیں خریدنے سے احتیاط کرتے ہیں۔ لہذا۔ احمدی احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کارخانہ اس ستری فضل کریم کا کارخانہ نہیں۔ جو اپنے بعض افعال کی بنا پر عجات سے خارج کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ ستری نور الدین صاحب وغیرہ احمدیان کا نیا ہی کارخانہ کھلا ہے۔ اس کارخانہ سے خود بھی اور دوسروں کو بھی خریداری کے لئے تحریک فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اس کارخانہ سے مال عمدہ اور کفایت لگتا ہے۔ شط و شتابت کے لئے پتہ لا ستری نور الدین وغیرہ مہتمم جدید احمدیہ کارخانہ مشین سویاں محلہ دارالعلوم قادیان

قائم مقام ناظر اخبار عامہ

راشت

تہا (ت)

امرت دھارا کی سلور جوبلی کی دوسری سالگرہ کی رعایت

۱۲ مارچ ۱۹۲۸ء کو سلور جوبلی بڑی دھوم دھام سے زیر ممدارت سیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب (خدا ان کو جزا نصیب کرے) سنائی گئی تھی۔ اس دن کی یاد ناظرین کے دلوں میں تازہ رکھنے کے واسطے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ سلور جوبلی کا سالانہ جلسہ منایا جائے۔ پہلی سالگرہ ۱۹۲۶ء میں رائے بہادر لالہ جے لال جی انیکورٹ پنجاب سنائی گئی اور ۱۲ مارچ کیونکہ وہی رعایت ادویات میں دی گئی تھی۔ اب دوسرا سال ہے۔ اس سال کوئی جلسہ تو نہ سنا سکیں گے۔ مگر سلیک کو متذکرہ رعایت سے محروم نہیں رکھنا چاہتے۔ ۱۹۲۸ء

۱۲ مارچ ۱۹۲۸ء کو امرت دھارا اور دیگر ادویات و کتب کی قیمت میں بدستور عام رعایت ہوگی

یعنی امرت دھارا - مرہم - صابن - بیٹھی ٹکیہ - قیمت پر ملیں گی۔ اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر اچھٹوں بجائیں سے زیادہ رعایت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ رعایت صرف عام سلیک کے واسطے ایک دن کے لئے ہوتی ہے۔ یہ رعایت صرف ۱۲ مارچ کے دن کے واسطے ہے۔ ہر خط کے اوپر ۱۲ مارچ کی رعایت لکھنا چاہیے۔ اور اس کو ۱۲ مارچ کو ہی ڈاک میں ڈالنا چاہیے۔ خط ہمارے پاس چاہے کسی دن پہنچے ڈاک خانہ کی مہر ۱۲ مارچ کی ہونی چاہیے۔

لوکل اصحاب اپنا خط ڈاک میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اور ان کے واسطے ایک کس بھی امرت دھارا بھون کے باہر رکھا جاوے گا۔ جس میں اپنے آرڈر ڈالنے جائیں۔ ورنہ اس کے بعد ایک ماہ کے اندر جب چاہیں۔ آکر لے جائیں۔ اس دن دفتر کو بھی بھیجی ہوگی۔ اور ایک دن میں سب کو ادویات و دینا بھی ممکن ہے پچھلے سال لوکل کس میں ہی ہزار سے زائد خط ڈالے گئے تھے۔

ناظرین ۱۲ - مارچ سوموار کا دن ابھی سے نوٹ کریں اور

فہرستیں اگر موجود ہیں۔ تو بہتر دگر نہ ابھی منگوائیں اور سوچ رکھیں کہ ان کو کیا کیا منگوانا ہے جو صاحب چاہیں روپیہ بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہوگا۔ ان کو وہی رعایت ملتی رہے گی۔ فہرستیں جو آپ کے پاس موجود ہیں۔ یا آپ منگوائیں۔ سب میں قیمتیں پوری درج ہیں۔ امرت دھارا اور امرت دھارا کے کتبات نیز کتب سونا درج شدہ قیمتوں سے کم قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی۔ سفردات جیسے کستوری وغیرہ پر کوئی رعایت نہیں۔

خط و کتابت و تار کا پستہ :- امرت دھارا، لاہور، بیچر امرت دھارا، اوشدہ، لالیہ امرت دھارا، بھون امرت دھارا، امرت دھارا، امرت دھارا، امرت دھارا

ضروری اور نایاب کتابیں -

محقق علی - سلک مردارید ہر دو حصہ - اردو علماء زمانہ ہر دو حصہ
اذالہ اوتام ہر دو حصہ سے - قواعد لیسر القرآن ہر دو حصہ
ترجمہ انگریزی ماہر - عا و عک - ان فلاسفی نوٹو والی جس کے
خلیفہ اول رضی دو تقریریں بھی ہیں ۵ - درمیں نوٹو والی ہر -
ہمارا خدا - تاریخ مسجد لندن - سیرت المہدی -
سیرت مسیح موعود مصنف عرفانی صاحب ہر حصہ ہے اور
جلد کے ۸ قرآن کویم ترجمہ بطرز لیسر القرآن ہر حصہ ہے بیچر امرت
بطرز لیسر القرآن مجلد ہر حصہ - حامل خورد ۱۲ مارچ نشان ۱۲
کتب الصوفیہ ۱۲ - فلاسفی کے لطیفہ ۲ - اس کے علاوہ تمام جدید
شاعروں کی نظمیں اور سکولی کتابوں کے خلا سے بھی موجود ہیں۔
نصیر بک رخشہ قادیان

مسلمانوں کو خوشخبری

نصف ہیہ میں صحیفہ پاک صرف یکم ماہ رمضان المبارک تا عشرہ
محمد الحرام - قرآن شریف نو خوبیوں کا پارہ نری پنڈہ سٹری نام پارہ
نخط گلزار مجلد پارچہ سنہری اور ہر پارہ علیحدہ علیحدہ اور ہر منزل جدا
جدا ہے۔ اور ہر پارہ کی لوح نقش از سر تا پا خوبیوں سے مزین ہے
جس کو نہایت صحت سے اپنی نگرانی میں چھپوا کر حفاظ و شمار کام سے
صحت کرائی گئی ہے۔ سختی موزوں کا عند نہایت نفیس سفید و خوشخط
بچوں و بڑوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اعراب و فتن لازم اور فردی
احکامات تلاوت عام فہم واضح طور پر درج کئے گئے ہیں۔ جبکہ اصل یہ ہے
کہ ہم نے صرف یکم رمضان المبارک ۱۳۴۸ھ سے تا عشرہ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ تک
کے لئے طبع رکھا ہے۔ بعد ازاں سیدنا و ایمانا در نایاب تحفہ میں ہرگز نہ
نہوگا خصوصاً ان کے ہر خریدار المہندہ
بیچر کارخانہ غزنی پریس بک ڈپو گورنمنٹ لاہور

ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کیا فرماتے ہیں

پہلی مروجہ مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔
بحوالہ اخبار الفضل مشین سیویاں سورتہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء
ایم عبد الرشید ایڈیٹر مشین سیویاں کا اشتہار الفضل
میں شائع ہو رہا ہے۔ ان کی تیار کردہ مشین میں نے دیکھی ہے۔ ظاہری
شکل و بناوٹ میں بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس میں سیویاں لکھا
میں عمدہ ہوگی۔ پہلی مروجہ مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔
قیمت مشین کلاں (قطر دو انچ) ۷/۸ - قیمت مشین خورد قطر دو انچ
۵/۸ (5) علاوہ اخراجات وغیرہ
ایم عبد الرشید ایڈیٹر مشین سیویاں لکھا
ایم عبد الرشید ایڈیٹر مشین سیویاں لکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف ترجمہ اعجاز تیسرا القرآن

رعایتی قیمت پانچ روپے۔
سیرت النبی کے لیکچر کی طبعی کے لئے بہترین کتاب
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تصنیف

سیرت النبی

قیمت جلد دو روپے۔

ہندو مسلم مساوات

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا عقلمندانہ لیکچر
رعایتی قیمت چھ روپے۔

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا اعلیٰ ترین مجموعہ
رعایتی قیمت چار روپے۔

کتاب گھر قادیان

درا

کاٹام

مخافظہ اکھبر الگوئیاں

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا دقت سے
پہلے حل کر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا
کتے ہیں۔ اس مرض کے موزن مولانا مولانا نور الدین صاحب شاہی
علیم کی تجربہ اکبر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی تجربہ
دقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گولوں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے
رہنے دہم میں مبتلا ہیں۔ وہ عالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں
بصرہ ہوئے ہیں۔ ان انسانی گولوں کے استعمال سے بچہ زمین اور
خوب صورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے
لئے آنکھوں کی شکرگاہ اور دل کی رحمت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ اٹھرا
شروع حمل سے آخر زمانہ تک فریاد و توجہ خیر ہوتی ہیں۔
ایک دفعہ منگائے پر ہی تولہ ایک روپیہ دہرا لیا جائے گا۔
لئے کا پتہ

عبدالرحمن کاعانی دو خانہ رحمانی قادیان پنجاب

پٹ بہرین

کم سینے۔ کان بھنے۔ درد دم۔ آواز میں ہونے۔ خشکی۔ کھلی
کانوں کا بھاری رہنا کان کی تمام بیماریوں پر مشہور اور اکسیر
درد و غم کراہات ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار روپے
یاوشاری منجن کے قابل فی شیشی چار روپے۔ دھوکہ باز
لوگوں سے یہ دوشیاد رہو۔ چاہتا ہے صاف کھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے
کان کی دوا بلبل اینڈ شمشیر سبھی بھیت روپی

اولاد اولاد

عام طور پر ستورات اپنے عادات پر راست کسی غیر مرد یا دوا
کے خلاف کر کے کھلے سے کھلتی ہیں۔ لہذا اولاد کم ہونے کو
کہہ براد راست اللہ صاحب کے نام خط و کتابت کریں۔ تولہ
غریب سے سستی ہیں۔ ادویہ خود لینے والے تیار کرتی ہیں۔ سالہ
سوال کی اور سستی انکے لئے سے بعض خدا تم کے فضل سے صاحب
تادو ہوگی ہیں۔ لہذا اولاد کم ہونے کو
آواز میں ہونے۔ درد دم۔ آواز میں ہونے۔ خشکی۔ کھلی
کانوں کا بھاری رہنا کان کی تمام بیماریوں پر مشہور اور اکسیر
درد و غم کراہات ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار روپے
یاوشاری منجن کے قابل فی شیشی چار روپے۔ دھوکہ باز
لوگوں سے یہ دوشیاد رہو۔ چاہتا ہے صاف کھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے
کان کی دوا بلبل اینڈ شمشیر سبھی بھیت روپی

قادیان میں سکنی راضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل ذرخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے۔ جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقع ہے۔ ان ہر دو محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے۔ یعنی برب سڑک کلاں موٹے پتھر فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر پتھر فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں چھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ اور قیمت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوا جائے۔

خاکسار مہرا شہیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام نے جامعہ عثمانیہ کی عمارت کے تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ایک کروڑ روپے کی منظوری بھی دی ہے۔ جامعہ کی عمارت سے متصل ہی ایک ہزار ایکڑ زمین کا ایک رقبہ ہوگا جس میں زراعت وغیرہ کے متعلق عملی تجربات کئے جائیں گے۔ زر طلبہ کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے گا۔

لاہور کیم پارچ۔ سید لال شاہ سابق مدیر زمیندار کامرانہ عدالت سشن میں پیش ہوا۔ عدالت نے سزا میں تحقیق کر کے نزلے تیار تھی کر دی۔ جتنی کہ ملازم بھگت چکا ہے۔ اور سزا ہے۔ ۲۵۰ روپے یا بصورت عدم ازانی سزا تین ماہ تینہ کا حکم دیا ہے۔

نومون ۲۹ فروری۔ ٹرانسگل میں غلاموں کو آزاد کرنے کی مہم ختم ہو چکی ہے۔ اس سال کل ۶۲۲ غلام آزاد کئے گئے۔ مہم کے انچارج افسران کا بیان ہے کہ عوام نے اس تحریک کا دوستانہ خیر مقدم کیا۔

امرت سرکیم پارچ۔ ممتاز نے جس کو ہمارا راجہ اندور اور باؤلا کے قتل کے سلسلے میں کافی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ ٹرین بھڑیٹ کے روبرو ایک عرضی میں کی ہے جس میں اپنے شہرہ سر محمد الرحمن کے مکان کی تاشی لینے کی اس بنا پر اسد عانی گئی ہے کہ عرضی دمنہ کے جوہرات جو اس کے شہر کے قبضہ میں ہیں۔ واپس ولادے جائیں۔ یہ بھی نصر ہے کہ ممتاز اپنی ماں کے پاس چلی آئی ہے۔

کلکتہ کیم پارچ۔ تحریک بائیکاٹ کے سلسلے میں شہر کے ۳۲ وارڈوں میں ۳۲ عام جلسے آج شام کو یکدم منعقد ہوئے جہاں برطانی مال خصوصاً گپڑے کے بائیکاٹ پر پرورد تقریریں کی گئیں۔ اور اس ریزولوشن کو عملی جامہ پہنانے کا حلف لیا گیا جو وہ ادارہ گروناوچ میں بھی اسی طرح جلسے کئے گئے۔

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ ہندوستانی دایان ریاست نے برطانوی ہند کے اخبارات میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ چھوٹکیاں ریاست نے بی بی کرائیکل کے بہت سے حصے خرید کئے ہیں۔

پونہ کیم پارچ۔ صدر ہند و سجا پونا نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو لکھا ہے۔ پریگنیزوں نے قدیم زمانہ میں جن لوگوں کو گوا میں عیسائی بنا لیا تھا۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں واپس آئے ہیں۔ مقبرہ ذبیحہ سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ دو ہفتہ سے وہ ہزاروں سے زیادہ ہندو دھرم میں داخل ہو گئے۔ اور تقریباً دس ہزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۸ فروری۔ ہندوستانی دایان ریاست کا معاملہ شاہی کمیشن کے روبرو پیش کرنے کے لئے انگلستان سے ایک قابل وکیل سر مہرزی سکاٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ غیر مہندوستان آئے ہیں۔ آپ ریاستوں سے ۲۰ لاکھ روپے وصول کریں گے۔

آل انڈیا سٹیڈ کانفرنس کا اجلاس ۸-۹ اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

امرت سرکیم پارچ۔ شردنی گوردوارہ پر بندھک کمیٹی نے سابق ہمارا راجہ نا بھ کے معاملہ میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

لاہور ۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ شہید احمد صاحب دارالامان ریاست جو ناگدھ نے جن کی خدمت میں سر کیم پارچ کی زیر قیادت ایک وفد حاضر ہوا تھا۔ انجن حمایت اسلام لاہور کے آئندہ اجلاس کی صدارت منظور کرنی ہے۔

الہ آباد ۲ مارچ۔ بریلی کے فرقہ وارانہ فتوات کے مقدمہ کا جو پہلی ٹاؤن یا ر خاں کی جانب سے جسے سیشن جج نے سال گذشتہ کے فتوات کے ایام میں ایک ہندو کے قتل کی پادوش میں پھانسی کی سزا دی تھی۔ الہ آباد میٹروپولیٹن دارالافتاء و مسترد کر دیا گیا۔

دہلی ۲ مارچ۔ بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک ناشر نے نمبر نے اپنی تقریر پڑھ کر سنانے کی کوشش کی۔ صدر کونسل نے کہا کہ تحریری تقریر سنانے کی اجازت صرف ادنیٰ اقوام کے نمائندوں کو ہے۔ اس پر وہ منبر صاحب اجلاس سے یہ کہنا اٹھ کر چلے گئے۔ کہ پریزیڈنٹ اس طرح کے احکام دیکھا تو میرے یہاں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

لاہور ۲ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ ٹرین ضلع منگلوی میں دو مسلمان باجپوت خاندانوں کے درمیان سخت فساد ہو گیا جس میں چار اشخاص ہلاک اور ہزنی ہو گئے۔ پولیس نے کئی آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور تحقیقات جاری ہے۔

جب گورنر جنرل صاحب پیرہ میں تشریف لائے۔ تو وہاں کے لاء زمان داس ریٹائرڈ منصف گھر سے آپ کو ملنے گئے۔ لیکن انٹرویو کے دوران میں آپ کے دل کی حرکت بند ہو گئی۔ اور آپ فوراً مر گئے۔

دہلی ۲ مارچ۔ مرزا حیرت صاحب فوت ہو گئے۔

نکھنہ سوہرا پارچ منتخب مسلم ارکان بلدیہ نے حال ہی میں مشترکہ استعنا صدد بلدیہ کی رسالت سے کمرش صاحب کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ وہ منظور ہو گیا ہے۔

قسط نظیہ ۲۸ فروری۔ حکومت ترکی نے انگورہ کی از سر نو تعمیر و تزئین کے لئے سالانہ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم منظور کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک انجن کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ ام القرنی رکن منظر ہے۔ کہ مسجد الحرام میں سائبان لگانے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ جو ضرورت کے وقت لگایا جا سکے۔ اور اس کے بعد اتار دیا جائے۔ پچھلے مستقل سائبان کا خیاں تھا۔ لیکن ڈاکٹروں نے یہ رائے دی ہے۔ کہ چونکہ صحن حرم مسجد کی ہوا کو دھوپ صاف کر دیتی ہے۔ اس لئے مستقل سائبان مفید نہ ہوگا۔

دوسری اصلاح زیر غور ہے۔ کہ زمرہ کے پانی کو نلوں کے ذریعے سے تقسیم کیا جائے۔ جن مسجدوں میں لگانے چاہئیں گے۔ جس کے بعد زمرہ حاصل کرنے میں کوئی بھی رمت نہ ہوگی۔

پیکن ۲۸ فروری۔ زود دریا میں طغیانی آگئی ہے۔ چنانچہ وہاں کے قریب کناسے کے تمام مکانات غرق ہو گئے ہیں تقریباً اسی گاؤں اس وقت تہ آب ہیں۔ تخمینہ کیا جاتا ہے تقریباً ۲۰ ہزار چینی بے خانماں ہیں۔

برلن کیم پارچ۔ مقام رکلنگ ہوسن کی ایک معدن میں سرنگ کے اندر آدمیوں کو بچھا کر نیچے اتارنے کے قفس ٹوٹ کر گئے۔ جس کی وجہ سے ۱۳ کانکن ہلاک ہوئے اور ۲۵ کو ہسپتال بھیجا گیا۔

لنڈن ۲ مارچ۔ جنوبی ہونان میں سے ایک ایک شہر ہے جس کی آبادی ۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے وہاں سے ہانگاو میں ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ بوقت شدہ سپاہیوں اور کسانوں اور اشرافیوں نے مل کر اس علاقہ میں قتل عام چھڑا رکھا ہے۔ بد مذہب کے ۳۰۰ پیشواؤں کو ایک مندر میں بند کر کے مندر کو آگ لگا دی گئی۔ جس سے وہ سب جھلک کر مارے ہو گئے۔ تمام شہر میں انتہا منظم برپا کر کے لوگوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیکر ہلاک کیا گیا۔

لنڈن کیم پارچ۔ کل شام کو لنڈن میں ایک جلسہ کے اندر تقریر کرتے ہوئے سٹر لارنس رکن دارالامان کی اشرافیوں سے ہاتھ پائی ہوئی جس میں سٹر لارنس کو چوٹ آئی۔ آپ تقریر کر رہے تھے۔ کہ بعض آدمیوں نے مزاحمت شروع کر دی۔ صدر مجلس نے دو آدمیوں کو جلسے سے باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا اور طوائف شروع ہو گئی۔ سٹر لارنس بھی دوڑ کر موقع پر پہنچ گئے۔ مزاحمت کرنے والوں میں سے ایک گرفتار کیا گیا۔ اور باقی جلسہ سے نکال دیے گئے۔ سٹر لارنس کے دائیں ہاتھ کی انگلی ٹوٹ گئی لیکن انہوں نے واپس آکر پھر تقریر شروع کر دی۔